وقت کی اہم ضرورت

حضرت مولانا محمد سلیم دھورات صاحب دامت برکاتہم

بانی وشیخ الحدیث اسلامک دعوہ اکیڈمی، لیسٹر، یوکے

at-tazkiyah

تفصیلات

کتاب کا نام	:	وقت کی اہم ضرورت
صاحبِ وعظ	:	حضرت مولانا محمد سلیم دھورات صاحب دامت برکاتہم
تاریخِ وعظ	:	ذوالقعدہ ۱۴۳۳ھ مطابق ستمبر ۲۰۱۲ء
مقامِ وعظ	:	مسجد جامع الکریم، گلوسٹر
ناشر	:	ادارہ التزکیہ، لیسٹر، یو کے
ای میل	:	publications@at-tazkiyah.com
ویب سائٹ	:	www.at-tazkiyah.com

ملنے کا پتہ

Islāmic Da'wah Academy,
120 Melbourne Road, Leicester
LE2 0DS. UK.
t: +44 (0)116 2625440
e: info@idauk.org

فہرست

وقت کی اہم ضرورت ۴
مسلمانو نہ گھبراؤ، خدا کی شان باقی ہے ۵
صحابہ رضی اللہ عنہم کا بے مثال عشق ۶
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گلدستۂ کمالات ہیں ۶
اللہ تعالیٰ کا محبوب بننے کا طریقہ ۸
ہماری ذمّہ داری ۸
آپ ہیں مجھ کو جاں سے پیارے ۱۰
اپنا جائزہ لینے کی ضرورت ۱۲
اپنی اصلاح کی فکر ۱۳
قلّت وکثرت یا فقر وغنا ذلّت وعزّت کا معیار نہیں ۱۴
ہر شخص کو علم بڑھانے کی فکر کرنی چاہئے ۱۵
دلِ دردمند کی صدا ۱۶
علم کی کمی کی وجہ سے ہماری زبانیں گونگی ہیں ۱۷
ہمیں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فخر ہے ۱۷
صحیح جگہ سے علم حاصل کرنا چاہئے ۱۸
وقت کی اہم ضرورت ۱۹
اُمّت کا ایک ہی کام ہے: شکوہ شکایت ۲۰
غیروں کے لئے بھی دعا ۲۰
کامیاب پروگرام کا مطلب ۲۱
ماٰخذ ومراجع ۲۳

وقت کی اہم ضرورت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْأَنْبِیَاءِ، وَعَلٰی آلِہٖ الْأَصْفِیَاءِ وَأَصْحَابِہٖ الْأَتْقِیَاءِ، أَمَّا بَعْدُ: فَأَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ: ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ، وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا﴾ صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ، وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ الْکَرِیْمُ، وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ، وَيَسِّرْ لِيْ أَمْرِيْ، وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِسَانِيْ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ، سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ، اَللّٰهُمَّ انْفَعْنَا بِمَا عَلَّمْتَنَا وَعَلِّمْنَا مَا يَنْفَعُنَا. إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ، يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا، اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَأَتْبَاعِهٖ وَأَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ.

اللہ تعالیٰ شانہٗ کا بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے آج ہمیں تکمیلِ حفظِ قرآن کی اس مجلس میں شرکت کی سعادت نصیب فرمائی، اس قسم کی مجلسوں کی اہمیت کا صحیح اندازہ آخرت ہی میں ہوگا، قرآنِ کریم حق تعالیٰ شانہٗ کا کلام ہے، اس کے اپنے فضائل ہیں، پھر ایک بچّہ اسے حفظاً مکمّل کرتا ہے، اس مبارک عمل کی اپنی فضیلتیں ہیں، اس کے علاوہ نیک لوگوں کا مجمع ہے، حضراتِ علماءِ کرام تشریف فرما ہیں، حدیث کی خدمت کرنے والے حضرات بھی موجود ہیں، میرے بھائیو! ایسی مجالس میں جو وقت گذرتا ہے اس کی صحیح قدر آخرت ہی میں ہوگی۔

مسلمانو نہ گھبراؤ، خدا کی شان باقی ہے

اس وقت مسلمانوں پر ایک قسم کی مایوسی چھائی ہوئی نظر آتی ہے اور حالات بھی کچھ ایسے ہیں، مگر اُمّت پر اس طرح کے حالات تو ہمیشہ آتے رہے ہیں، یہ کوئی نئی بات نہیں ہے، آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے دور سے اب تک ان چودہ سو (۱۴۰۰) سال میں اُمّت پر بار بار ایسے حالات آئے، مگر اسلام نہ مٹا ہے نہ مٹے گا اس لئے کہ اسلام مٹنے کے لئے نہیں، بلکہ قیامت تک باقی رہنے کے لئے آیا ہے۔

﴿هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ﴾ (الصفّ:۹)

وہی اللہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق دے کر بھیجا تا کہ اسے تمام ادیان پر غالب کر دیں۔

اسلام کے مٹنے کے بارے میں نہ مجھے فکر ہونی چاہئے نہ آپ کو، قرآن کے مٹ جانے کے بارے میں بھی نہ مجھے فکر ہونی چاہئے نہ آپ کو، اسی طرح اللہ تعالیٰ کے محبوب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی عزّت اور ناموس کے پامال ہو جانے کے بارے میں بھی نہ مجھے فکر ہونی چاہئے نہ آپ کو، یہ چیزیں مٹنے والی نہیں ہیں، حالات کتنے ہی مایوس کن نظر آئیں، اسلام کو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی عزّت کو اور قرآن کو ایک رائی کے دانے کے برابر بھی نقصان نہیں پہنچے گا، قرآن کبھی نہیں مٹے گا اس لئے کہ وہ ہزاروں انسانوں کے دلوں میں محفوظ ہے۔

نہ ہو اسلام کیوں ممتاز دنیا بھر کے دینوں میں
وہاں مذہب کتابوں میں یہاں قرآن سینوں میں

مسلمانو نہ گھبراؤ، خدا کی شان باقی ہے
ابھی اسلام زندہ ہے، ابھی قرآن باقی ہے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں اسلام جیسا تھا آج بھی ویسا ہی ہے،اس میں کوئی نقص نہیں آیا ہے،اس میں کوئی کمی نہیں آئی ہے،قرآن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں جیسا تھا آج بھی ویسا ہی ہے،آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں فلم اور cartoon (خاکے) کے بنائے جانے سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزّت جتنی تھی آج بھی اُتنی ہی ہے،اس قسم کی شرارتوں سے اس میں کوئی کمی نہیں آئی۔

صحابہ رضی اللہ عنہم کا بے مثال عشق

میرے بھائیو! فکر ہمیں اپنی کرنی ہے،قرآن آج بھی ویسا ہی ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں تھا،فرق یہ ہے کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں مسلمانوں کا قرآن سے جتنا لگاؤ تھا وہ آج نہیں رہا،اس میں زمین آسمان کا فرق آ گیا،آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزّت و رفعت جتنی اُس وقت تھی آج بھی اُتنی ہی ہے اور جیسی تھی ویسی ہی ہے،اس میں کوئی فرق نہیں آیا،فرق کس چیز میں آیا؟ لگاؤ میں،تعلّق میں،صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ مبارک سے،آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات سے جو لگاؤ تھا،ہماری زندگیوں میں اُس لگاؤ کا عُشرِ عشیر بھی باقی نہیں رہا۔

میں نے حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موت کو کسی قربانی سے مؤخّر کرنا ممکن ہوتا تو جماعتِ صحابہ رضی اللہ عنہم کا ایک ایک فرد اپنے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں ایک سانس کے اضافے کے لئے ہزاروں زندگیاں قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گلدستۂ کمالات ہیں

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گلدستۂ کمالات ہے،حضرت قاسم العلوم والخیرات مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

''جہاں کے سارے کمالات''، حضرت آدم علیہ السلام کے کمالات، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کمالات، حضرت داود علیہ السلام کے کمالات، تمام ہی انبیاء علیہم السلام کے کمالات سب کے سب آپ کی ذات میں ہیں، آپ تمام کمالات کے گلدستہ ہیں۔

وہ دانائے سُبل، ختمُ الرُّسل، مولائے کُل جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیٔ سَینا
نگاہِ عشق و مستی میں وہی اوّل وہی آخر
وہی قرآں، وہی فرقاں، وہی یٰسیں وہی طٰہٰ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر طرف تیرگی تھی نہ تھی روشنی
آپ آئے تو سب کو ملی روشنی
بزمِ عالم سے رخصت ہوئیں ظلمتیں
جب حِراء سے ہُویدا ہوئی روشنی
اسوۂ مصطفیٰ کی یہ تفسیر ہے
روشنی، روشنی، روشنی، روشنی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قدم قدم پہ برکتیں نفَس نفَس پہ رحمتیں
جہاں جہاں سے وہ شفیعِ عاصیاں گذر گیا
جہاں گذر نہیں ہوا وہاں ہے رات آج تک

وہیں وہیں سحر ہوئی جہاں جہاں گذر گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ تعالیٰ کا محبوب بننے کا طریقہ

ہمارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی اتنی کامل اور مکمّل ہے کہ جو بھی اس کا مطالعہ کر کے اس کی نقل اتارے گا وہ بھی اللہ تعالیٰ کی نظر میں محبوب ہو جائے گا۔

﴿ قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ ﴾ (آل عمران:۳۱)

(اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ فرما دیجئے کہ اگر تمہیں اللہ سے صحیح معنیٰ میں محبت ہے تو میری اتّباع کرو، اللہ تمہیں محبوب بنا لے گا۔

نقشِ قدم نبی کے ہیں جنّت کے راستے
اللہ سے ملاتے ہیں سنّت کے راستے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں علیل چل رہا ہوں، کئی ہفتوں سے نزلہ، زکام اور بخار میں مبتلا ہوں، میں نے حضرت مولانا (عبدالصمد پٹیل صاحب) کی خدمت میں عرض بھی کیا کہ ماشاء اللہ اور بھی علماء تشریف لائے ہوئے ہیں، کسی اور سے بات کروا لیجئے، مگر حکم ہوا، تعمیلِ حکم میں بیٹھنا پڑا، کسی خاص ترتیب سے بات نہیں ہو رہی ہے، بیماری بھی ہے اور پھر جب اربابِ علم و فضل ہوتے ہیں تو طبیعت مجوب بھی ہوتی ہے۔

ہماری ذمّہ داری

میرے بھائیو! میں جو بات عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہمیں یہ سوچنا ہے کہ ان حالات میں ہماری کیا ذمّہ داری ہے؟ کیا سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عنوان سے سال میں ایک دو

جلسے کر کے ہم اپنی ذمّہ داری سے فارغ ہو سکتے ہیں؟ نعتِ پاک کی محفلوں کا آج کل بہت رواج ہے، کیا ان میں شرکت سے ہماری ذمّہ داری پوری ہو جاتی ہے؟ ان چیزوں کے مفید ہونے سے انکار نہیں ہے، ان مبارک کاموں سے کون منع کر سکتا ہے؟ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا ذکرِ مبارک، اللہ اکبر! زندگی اتنی کامل اور اتنی مکمّل کہ پوری دنیا اگر آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی تعریف میں رطب اللّسان رہے اور یہی ایک کام کرتی رہے تو قیامت آسکتی ہے، مگر تعریف ختم نہیں ہو سکتی، اور یہ کوئی مبالغہ نہیں ہے۔

مصطفٰی مجتبٰی، تیری مدح و ثنا
میرے بس میں نہیں، دسترس میں نہیں
دل کو ہمّت نہیں، لَب کو یارا نہیں
تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں
صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

لفظ بے بس زبان ہے معذور
مجھ سے ذکرِ رسول کیا ہوگا
نہ کنارہ ہو جس سمندر کا
وہ سمندر عبور کیا ہوگا
صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

اقبال میں کس منہ سے کروں مدحِ محمد
منہ میرا بہت چھوٹا ہے اور بات بڑی ہے
صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

مگر میرے بھائیو! ہماری ذمّہ داری صرف ذکرِ رسول ﷺ سے ختم نہیں ہوتی، آں حضرت ﷺ کی ذات اور آں حضرت ﷺ کی تعلیمات سے اپنے آپ کو وابستہ کرنا، یہ اصل چیز ہے، اِس وقت کے حالات میں اُمّتِ مسلمہ کی سب سے بڑی ذمّہ داری یہ ہے کہ ہم معتبر ذرائع سے قرآنِ مجید کا اور احادیثِ شریفہ کا علم حاصل کریں، سیرتِ پاک ﷺ پر لکھی ہوئی معتبر اور مستند کتابوں کا خوب مطالعہ کریں، اور تعلیماتِ اسلامی کو ہم اپنی زندگیوں میں جگہ دیں، پھر ان تعلیمات کا خوب ذکر کریں، مسلمانوں میں بھی اور غیر مسلموں میں بھی۔

میرے بھائیو! ہائے واویلا کرنے سے، مظلومیت کی داستانیں سنانے سے اُمّتِ مسلمہ کا مسئلہ حل نہیں ہوگا، اسلام کے دشمن تو اپنا کام کر رہے ہیں، سوال یہ ہے کہ ہم کیا کر رہے ہیں؟ عشق ومحبت کے جذبات سے مغلوب ہو کر لوگ سڑکوں پہ آجاتے ہیں، کیا ہماری ذمّہ داری اتنی ہی ہے؟ نہیں، ہماری سب سے بڑی ذمّہ داری یہ ہے کہ ہم اپنے آپ کو آپ ﷺ کی تعلیمات سے مکمّل طور پر وابستہ کریں، اور آں حضرت ﷺ کی تعلیمات کا ایک حصّہ یہ بھی ہے کہ ہم اپنے نفس پر قابو رکھیں، غصّے سے مغلوب ہو کر ہمیں ایسا کوئی کام نہیں کرنا چاہئے جو شریعت کے دائرے سے باہر ہو۔

آپ ہیں مجھ کو جاں سے پیارے

ڈنمارک (Denmark) میں جب cartoon (خاکے) چھپے تھے، اُس وقت پوری اسلامی دنیا میں غم وغصّہ نظر آیا، اور آنا بھی چاہئے تھا اس لئے کہ مسلمانوں کے نزدیک آں حضرت ﷺ سے زیادہ محبوب کوئی چیز نہیں ہے۔

آپ ہی ہیں مقصود ہمارے
دل کے اُجالے آنکھ کے تارے
آپ پہ میری جان ہے قرباں

آپ ہیں مجھ کو جاں سے پیارے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی کی عزّت و حرمت پہ مرنا عینِ ایماں ہے
سرِ مقتل بھی ان کا ذکر کرنا عینِ ایماں ہے
ڈراتا ہے ہمیں دار و رسن سے کیوں ارے ناداں
نبی کے عشق میں سولی پہ چڑھنا عینِ ایماں ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جان جاتی ہے تو جائے خیر ہو اسلام کی
دنیا میں باقی رہے عزّت نبی کے نام کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جان کا تو ذکر کیا ہے عزیزانِ محترم
دونوں جہاں حضور پہ قربان کیجئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عرض یہ کر رہا تھا کہ ڈنمارک (Denmark) میں جب cartoon (خاکے) چھپے تھے، اُس وقت افراتفری کا عالم تھا، کاروں کو جلایا جا رہا تھا، ویگنوں کو جلایا جا رہا تھا، دکانوں کو جلایا جا رہا تھا، cartoon (خاکے) چھپے ہیں ڈنمارک میں، چھاپنے والا اور بنانے والا دونوں ڈنمارک میں بیٹھے ہیں، اور مسلمان اپنے ملکوں میں اپنے ہی بھائیوں کی دکانوں کو تباہ کر رہے تھے، یہ احساس ہی نہیں تھا کہ ہم اپنے ملک اور اپنے بھائیوں کا لاکھوں، کروڑوں اور اربوں کا نقصان کر رہے ہیں، آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم ہمیں اس کی اجازت نہیں دیتی۔

صبر بھی آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کا ایک حصّہ ہے، اگر کوئی آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف زبان کھولتا ہے یا آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں غلط بات لکھتا ہے تو یہ بھی تو معلوم کرنا چاہیئے کہ شریعتِ مطہّرہ کا اُس وقت ہم سے کیا تقاضا ہے؟ اگر جذبات سے مغلوب ہوکر آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کا خیال کئے بغیر ہم نے کوئی قدم اُٹھالیا تو ہم نے اسلام کو اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مِشن کو نقصان پہنچایا، اور دشمن یہی چاہتا ہے اور ہم اسی کا شکار بن رہے ہیں۔

اپنا جائزہ لینے کی ضرورت

میرے بھائیو! اِس وقت ہمیں سب سے پہلے اپنی زندگیوں کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے، ہر شخص یہ سوچے کہ میری زندگی میں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات ہیں یا نہیں اور اگر ہیں تو کتنی؟ ہمیں اس پر غور کرنا چاہیئے کہ ہم آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شیدائی اور عاشق ہونے کے دعوے دار ہونے کے باوجود خلافِ سنّت زندگی گزار کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح کو روزانہ کتنی تکلیف پہنچا رہے ہیں؟ ہمیں اس بات کا محاسبہ کرنا چاہیئے کہ ہم کتنے ناجائز کاموں کا ارتکاب کر رہے ہیں؟ سنّت کے خلاف کتنے کام کر رہے ہیں؟ شادی اور غمی کے مواقع پر ہمارے گھروں میں نبوی تعلیمات کے خلاف کیا کیا نہیں ہوتا؟ ہم مسلمان ہوکر قدم قدم پر اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کو پامال کر رہے ہیں، کیا ہم ان باتوں کے بارے میں بھی کبھی سوچتے ہیں؟

میرے عزیزو! دنیا میں غیروں کی طرف سے جو کچھ ہورہا ہے اس کی اصل وجہ یہی ہے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ سے اپنا رشتہ کمزور کردیا، مسلمان جب تک اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات سے اور اللہ تعالیٰ کے احکام سے کامل طور پر وابستہ تھے تو غیروں کے دل ان سے مرعوب تھے، اور ان کی یہ وابستگی جب کمزور ہوگئی تو یہ مرعوبیت بھی ختم ہوگئی، پندرہ سال

پہلے، بیس سال پہلے، پچیس سال پہلے کسی کو یہ جرأت نہیں تھی کہ اس قسم کی شرارت کرے، کسی حکومت کو بھی جرأت نہیں تھی، طاقتور ممالک کے حکمرانوں کو بھی یہ جرأت نہیں تھی کہ ایسا کوئی جملہ کہیں جس سے مسلمانوں کے دلوں کو ٹھیس پہنچے، اوراب اسلام کے دشمن علی الاعلان اسلام کے خلاف بول رہے ہیں، جس کے جی میں جو آئے بس بول رہا ہے۔

عرض یہ کررہا تھا کہ مظلومیت کا رونا رونے اور ہائے واویلا کرنے کے بجائے ہمیں اپنی زندگیوں کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے، آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات سے اپنے آپ کو وابستہ کرنے کی ضرورت ہے، حضراتِ علماءِ کرام کی مجلسوں میں اوران کے دروس میں بیٹھ کر قرآن اوراحادیثِ شریفہ کا پیغام سمجھنے کی ضرورت ہے، اپنے ظاہراور باطن کو درست کرنے کی ضرورت ہے، عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاقِ حسنہ، یہ دین کا جو پورا ڈھانچہ ہے، اس سے اپنی زندگیوں کو آراستہ کرنے کی ضرورت ہے۔

اپنی اصلاح کی فکر

میرے بھائیو! ہمارے ذہنوں میں دین داری کا مفہوم بہت محدود ہے، ڈاڑھی آگئی، جبّہ آگیا، عمامہ آگیا، ٹوپی آگئی، گھر سے ٹی وی نکل گیا، پردہ آگیا، پانچ وقت کی نمازیں ہونے لگیں، کسی شیخ سے بیعت ہوگئے اور کچھ ذکر کرنے لگ گئے، دعوت کے کام میں شرکت کرنے لگے، ہر سال یا ہر دوسرے تیسرے سال حرمین شریفین کی حاضری ہونے لگی، توہمیں ایسا محسوس ہونے لگتا ہے کہ زندگی میں پورا دین آگیا، الحمدللہ، یہ اعمال بھی بہت مبارک ہیں، مگرصرف انہی اعمال کا نام دین نہیں ہے، بلکہ ابھی آگے بھی بہت کچھ ہے، شیطان ہمیں یہ سمجھا کرغفلت میں ڈالے رکھتا ہے کہ تو دین دار ہے، یہ شیطان کا بہت بڑا مکر ہے کہ وہ ہمیں ہماری اچھائیاں دکھاتا رہتا ہے اور ہماری بُرائیوں کی طرف متوجّہ نہیں ہونے دیتا، اسی لئے مشائخ ہمیں محاسبہ کی تلقین کرتے ہیں، ہر شخص کو اہتمام سے اپنا محاسبہ کرتے رہنا چاہئے اور

ایک فہرست بنانی چاہئے کہ میرے اندر یہ یہ خرابیاں ہیں، مثال کے طور پر غیبت ہے، جھوٹ ہے، نماز میں غفلت ہے، حسد ہے، کینہ ہے، بغض ہے، بخل ہے، کبر ہے، عجب ہے، ریا ہے، اور پھر ان کی اصلاح کی فکر کرنی چاہئے، کہیں ایسا نہ ہو کہ ان بُرائیوں کی وجہ سے ہمیں آخرت کا نقصان اُٹھانا پڑے، میرے بھائیو! یہ بات بہت اہم ہے، اگر ہم نے اس کو نظر انداز کیا تو مرنے کے بعد جو وبال آنے والا ہے وہ تو آئے گا ہی، مگر اس سے پہلے اس دنیا میں بھی بڑے بڑے وبال آئیں گے اور پھر بڑھتے ہی چلے جائیں گے، اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی پناہ میں رکھیں۔ (آمین)

قلّت و کثرت یا فقر و غنا ذلّت و عزّت کا معیار نہیں

دنیا اور آخرت میں عزّت سے جینا چاہتے ہو تو ایک ہی راستہ ہے، جنابِ محمد رّسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیمات سے وابستگی، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:

إِنَّا كُنَّا أَذَلَّ قَوْمٍ، فَأَعَزَّنَا اللّٰهُ بِالْإِسْلَامِ، فَمَهْمَا نَطْلُبُ الْعِزَّةَ بِغَيْرِ مَا أَعَزَّنَا اللّٰهُ بِهٖ أَذَلَّنَا اللّٰهُ[1]

ہم لوگ سب سے زیادہ ذلیل تھے، اللہ تعالیٰ شانُہٗ نے اپنے محبوب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی لائی ہوئی تعلیمات کے ذریعے ہمیں عزّت عطا فرمائی، جب تک ہم عزّت تلاش کرتے رہیں گے اُس طریقے کے علاوہ میں جس طریقے سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں عزّت دی ہے، اُس وقت تک اللہ تعالیٰ ہمیں ذلیل ہی رکھے گا۔

میرے بھائیو! ہمارا ایمان ہے کہ عزّت و ذلّت کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے:

﴿قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ

[1] المستدرك للحاكم، كتاب الإيمان، ح(۲۰۸)

تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ، بِيَدِكَ الْخَيْرُ، إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾ (آل عمران:۲۶)

آپ فرما دیجئے کہ اے اللہ! اے سلطنت کے مالک! تو جسے چاہتا ہے سلطنت دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے سلطنت چھینتا ہے، اور تو جسے چاہتا ہے عزّت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلّت دیتا ہے، تیرے ہی قبضے میں بھلائی ہے، یقیناً تو ہر چیز پر قدرت والا ہے۔

قلّت وکثرت اور فقر وغنا اللہ تعالیٰ کے دربار میں یکساں ہیں، اگر اللہ تعالیٰ چاہیں تو کثیر کے مقابلے میں قلیل کو عزّت دے دیں، اور اگر چاہیں تو فقیر کو غنی سے زیادہ عزّت والا بنا دیں۔

وہ اگر چاہے تو قطرے کو سمندر کر دے
اور چاہے تو یتیموں کو پیمبر کر دے

ہر شخص کو علم بڑھانے کی فکر کرنی چاہیے

تو میرے بھائیو! اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کو سیکھیں، مکتب سے فارغ ہونے کے بعد علمِ دین سے ہمارا کوئی تعلّق نہیں رہتا، یہ اچھی بات نہیں ہے، علمِ دین کو حاصل کرتے رہنا چاہیے، ماشاء اللہ، مساجد میں جمعہ سے پہلے علماءِ کرام کے بیانات ہوتے ہیں، ان میں شرکت کرنی چاہیے، علم تو اہلِ علم کے پاس بیٹھنے ہی سے حاصل ہوگا، جو لوگ دین دار سمجھے جاتے ہیں، خانقاہوں میں جانے والے اور دعوت وتبلیغ سے تعلّق رکھنے والے، ان کے اندر بھی حصولِ علم کا جو جذبہ ہونا چاہیے وہ نہیں ہے، بہت افسوس کی بات ہے، آپ دیکھ لیجئے کہ جمعہ سے پہلے بیانات میں کتنے لوگ شرکت کرتے ہیں؟ ہفتے میں صرف ایک مرتبہ ہم پندرہ بیس منٹ فارغ نہیں کر سکتے، اسی طرح انگلینڈ کے

اہم اہم شہروں کی اکثر مساجد میں درسِ قرآن اور درسِ حدیث کے عنوان سے علماء کے ہفتہ واری پروگرام ہوتے ہیں، کتنے لوگ نظر آتے ہیں؟ پانچ آدمی، دس آدمی، پندرہ آدمی؟ دوسرے ملکوں سے حضراتِ علماءِ کرام تشریف لاتے ہیں، ان کے بیانات میں بھی کتنے لوگ نظر آتے ہیں؟

میرے عزیزو! علم نہیں بڑھے گا تو عمل کیسے بڑھے گا؟ علم نہیں ہوگا تو ہم دوسروں کو اپنے دین کے بارے میں کیسے سمجھا سکیں گے؟ ہمارا تو علم ہی نہیں بڑھ رہا ہے، مکتب سے فارغ ہونے پر جتنا علم تھا آج بھی اتنا ہی ہے، بلکہ اس سے بھی کم، اور جو لوگ بیانات سننے کا شوق رکھتے ہیں، ان میں سے بہت سارے وہ ہیں جو وقت گزاری اور entertainment (دل بہلانے) کے لئے سنتے ہیں۔

دلِ دردمند کی صدا

میرے بھائیو! حضراتِ علماءِ کرام کی مجلسوں میں بیٹھ کر علم سیکھو، جن حضرات کا تعلّق مشائخ سے ہے ان سے گزارش ہے کہ ان کے پاس اہتمام سے جایا کرو، ان سے فائدہ اُٹھاو، ان سے اطّلاع اور اتبّاع کا تعلّق رکھو، ان کے بتلائے ہوئے معمولات پر پختگی کے ساتھ عمل کرو، مگر اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ آپ اپنی بستی کے علماء سے مستغنی رہیں، آپ کے شیخ اگر دوسرے ملک میں رہتے ہیں یا دوسرے شہر میں رہتے ہیں تو آپ اپنے مقامی علماء سے مستغنی رہ کر علم کیسے حاصل کریں گے؟

جو حضرات دعوت و تبلیغ سے منسلک ہیں، انہیں بھی علماء سے بے پروائی کا برتاؤ نہیں کرنا چاہئے، یہ کام بہت اچھا ہے، بہت مفید ہے، اس جدّ و جہد میں اپنی استطاعت کے مطابق شرکت کرنی چاہئے، مگر دعوت و تبلیغ کی تحریک میں تعلیم و تعلّم کا کوئی نظم نہیں ہے، اس میں ایسا کوئی پروگرام نہیں ہے کہ روزانہ پندرہ منٹ فلاں کتاب سے شرعی مسائل سکھائے جائیں

گے، وہاں تو یہ کہا جاتا ہے کہ علم کے لئے علماء کے پاس جاؤ، چھ نمبروں میں سے علم وذکر ایک مستقل نمبر ہے، تبلیغی مذاکروں میں بار بار تاکید کی جاتی ہے کہ علماء کے پاس بیٹھو، خانقاہوں میں بھی بار بار یہ کہا جاتا ہے کہ علماء سے علم حاصل کرو، یہ تاکید اس لئے کی جاتی ہے کہ علم کے بغیر انسان گمراہی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

علم کی کمی کی وجہ سے ہماری زبانیں گونگی ہیں

میرے بھائیو! اگر علم ہوگا تو اِس وقت کے حالات میں ہم غیر مسلموں سے بات کرسکیں گے، اگر ہم میں سے کسی کو اِس وقت یہ کہا جائے کہ یہ چند غیر مسلم ہیں، ان کو سیرت کی روشنی میں دس پندرہ منٹ کے لئے یہ سمجھاؤ کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت اونچے اخلاق کے مالک تھے، تو میرے بھائیو! ہماری زبانیں گونگی ہوجائیں گی، اسلام کے خلاف پروپیگنڈا (propaganda) کا سلسلہ پندرہ بیس سال سے زوروں پر ہے، مگر اس مدّت میں کتنے لوگ ہیں جنہوں نے اچھی کتابوں کا مطالعہ کیا؟ کتنے لوگ ہیں جنہوں نے علماء کی طرف رجوع کر کے اسلام کی صحیح ترجمانی کے لئے اپنے آپ کو تیار کیا؟ ایسے افراد نہ ہونے کے برابر ہیں، میرے بھائیو! علم کی کمی کی وجہ سے ہم غیر مسلموں کے ساتھ اس قسم کی گفتگو کرنے سے کتراتے ہیں، ہمیں تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت اور اسلامی تعلیمات کو سیکھ کر پورے اعتماد کے ساتھ غیر مسلموں سے گفتگو کرنی چاہئے اور کسی سے مرعوب نہیں ہونا چاہئے۔

ہمیں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فخر ہے

ایک مرتبہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک مشرک نے مذاق کے انداز میں کہا کہ میں تمہارے نبی کو دیکھتا ہوں کہ وہ تمہیں ہر چیز کی تعلیم دیتے ہیں حتّٰی کہ استنجاء کی بھی۔ وہ کہنا یہ چاہ رہا تھا کہ یہ کیسے نبی ہیں کہ یہ استنجاء وغیرہ کے مسائل بھی سکھاتے ہیں کہ بیت الخلاء میں جاؤ تو پہلے بایاں پاؤں رکھو، اس طرح بیٹھو، اس طرح استنجاء کرو وغیرہ وغیرہ، اگر ہم

ہوتے تو inferiority complex (احساسِ کمتری) میں مبتلا ہوجاتے، مگر وہاں علم تھا اور اسلام کی برتری ان کے دل و دماغ میں رچی بسی تھی، انہوں نے کہا کہ جی ہاں! ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حکم فرمایا ہے کہ ہم استنجاء کرتے ہوئے قبلے کی طرف نہ رُخ کریں نہ پشت، نہ دائیں ہاتھ سے استنجاء کریں اور نہ تین ڈھیلوں سے کم پر اکتفاء کریں۔[1]

دیکھ لیا آپ نے؟ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ احساسِ کمتری کے شکار نہیں ہوئے، اور کیوں ہوتے؟ ہم مسلمانوں کو ایسے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر فخر ہے جنہوں نے نماز، روزہ اور حج سے لے کر استنجاء تک کی ساری چیزیں ہمیں سکھائی ہیں، میرے بھائیو! اگر ہمیں دینِ اسلام کی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عزّت کی صحیح اور سچی فکر ہوتی تو ہم غیروں کی غلط فہمیوں کو دور کرنے اور ان کو دین کے قریب لانے کی نیت سے علم حاصل کرتے اور ان سے گفتگو کرتے۔

صحیح جگہ سے علم حاصل کرنا چاہئے

بھائیو! سیرتِ پاک کا خوب مطالعہ کرو! معتبر علماءِ کرام کی لکھی ہوئی کتابیں ہر زبان میں دستیاب ہیں، علماء سے معلوم کرو اور حاصل کر کے پڑھو، اس بات کا خیال رہے کہ باہر غیر معتبر لٹریچر (literature) بھی بہت ہے، جو لوگ تحقیق کئے بغیر انٹرنیٹ (internet) سے علم حاصل کرتے ہیں، ان کا یہ طریقہ صحیح نہیں ہے، جس مضمون کی ضرورت ہے Google پر اس کو لکھ کر بٹن (button) دبا دیا اور جو کچھ اسکرین پر آ گیا اسے پڑھ لیا، چاہے کسی کا بھی لکھا ہوا ہو، یہ بہت خطرناک ہے۔

میرے بھائیو! جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ لکھنے والا معتبر شخص ہے یا نہیں، اس وقت تک بہتر سے بہتر article (مضمون) کو بھی مت پڑھو اس لئے کہ گمراہ ہونے کا اندیشہ ہے، امام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

---

[1] سنن الدارقطني، كتاب الطهارة، باب الإستنجاء، ح(۱۴۴)

إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِيْنٌ فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَأْخُذُوْنَ دِيْنَكُمْ[1]

بیشک یہ علم دین ہے، لہٰذا اچھی طرح دیکھو کہ اپنا دین کس سے لے رہے ہو۔

علم دین ہی تو ہے، علم بڑھے گا تو دین بڑھے گا، علم گھٹے گا تو دین گھٹے گا، علم صحیح ہوگا تو دین صحیح ہوگا، علم غلط ہوگا تو دین غلط ہوگا، اس لئے بہت غور سے دیکھو کہ تم دین کس سے حاصل کر رہے ہو، بہترین مضمون ہے، مگر لکھنے والے کا نام نہیں ہے، اسے مت پڑھو، اس میں خطرہ ہے، بہترین مضمون ہے، مگر لکھنے والے کو آپ پہچانتے نہیں ہیں، پہلے معلوم کرو کہ صحیح العقیدہ ہے یا نہیں، اس کے بعد پڑھو، بیانات بھی سننے سے پہلے معلوم کرو کہ کون ہے؟ صحیح العقیدہ ہے یا نہیں؟

وقت کی اہم ضرورت

میرے بھائیو! علماء کی مجالس میں شرکت کر کے علم حاصل کرنا، معتبر علماء کی کتابیں پڑھنا، سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مطالعہ کرنا، قرآن اور حدیث کی تعلیمات کو reliable authentic sources (معتبر اور مستند ذرائع) سے حاصل کرنا، اور اپنی زندگی میں انہیں جگہ دینا اور تقریراً اور تحریراً دوسروں تک پہنچانا، یہ وقت کی اہم ضرورت ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں اچھی اچھی کتابیں اور اچھے اچھے پمفلٹ پڑھو اور غیر مسلموں میں تقسیم کرو، ہر شخص یہ طے کر لے کہ مجھے ہر ہفتے یا ہر مہینے کم از کم پانچ غیر مسلموں تک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں کوئی اچھی چیز پہنچانی ہے، اگر ہر جگہ اس طریقے سے اچھا لٹریچر تقسیم ہونے لگے تو یہ اسلام کی کتنی بڑی خدمت ہوگی! تو ہمیں نبوی تعلیمات کو سیکھنا ہے، خود عمل کرنا ہے، دوسروں تک پہنچانا ہے، درود شریف کی بھی خوب کثرت کرنی ہے اور آہ وزاری کے ساتھ اللہ جلّ شانہٗ کی طرف کامل رجوع بھی کرنا ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں

---

[1] صحيح مسلم، مقدّمة الإمام مسلم رحمة الله عليه، باب في أنّ الإسناد من الدين

توفیق عطا فرمائیں۔(آمین)

اُمّت کا ایک ہی کام ہے: شکوہ شکایت

آج اُمّت کا ایک عمومی مزاج بن گیا ہے کہ انڈیا میں، افغانستان میں، پاکستان میں، فلسطین (Palestine) میں یا کسی اور ملک میں کچھ ہوتا ہے، تو بس ہمارا ایک ہی کام ہے، شکوہ شکایت، میں ایسے موقع پر دوستوں سے پوچھتا ہوں کہ اِس واقعے یا حادثے کو ایک ہفتہ گزر گیا، مجھے بتلاؤ کہ اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ شانُہٗ سے کسی نے دو منٹ کے لئے بھی التجاء کی ہے؟ ابھی دین کی گفتگو ہو رہی ہے، اس میں ذکرِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم آیا، مولانا نے بہت عمدہ نعت سنائی، یہ سب اپنی جگہ ٹھیک ہے، مگر تھوڑی دیر کے لئے ہم سب اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں کہ ہم نعت پڑھنے والے، نعت سننے والے، سیرت پر گفتگو کرنے والے، سیرت سننے والے روزانہ کتنی مرتبہ درودِ پاک پڑھتے ہیں؟

غیروں کے لئے بھی دعا

ہمیں درود شریف بھی اہتمام اور کثرت سے پڑھنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ شانُہٗ سے چُپکے چُپکے بات بھی کرنی چاہئے کہ اے اللہ! ان حالات کو بدل دیجئے، اس قسم کی گندی چیزیں لکھنے والوں اور بولنے والوں کے مقدّر میں ہدایت ہے تو آپ جلد از جلد انہیں ہدایت دیجئے، اگر نہیں تو ان کے شر سے مسلمانوں کو، اسلام کو اور اس دھرتی پر رہنے والے تمام لوگوں کو محفوظ رکھئے۔ یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ صرف یہی جذبہ نہ ہو کہ یہ مٹ جائیں، یہ ختم ہو جائیں، نہیں، ایسے لوگوں کے لئے بھی دعا ہو کہ اے اللہ! یہ بھی آپ کے بندے ہیں، ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی اُمّت کا ایک حصّہ ہیں، آپ انہیں بھی ہدایت دے کر دنیا اور آخرت کی سرخروئی عطا کیجئے، ہاں، اگر شرارت ہی ان کا مقدّر ہے تو ان سے نجات دیجئے۔

بس میرے بھائیو! آج اتنی ہی بات عرض کرنی ہے، ابھی قرآن ختم ہوگا، یہ اللہ تعالیٰ کی

کتاب ہے، ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی زندگیاں اس کے مطابق بنالیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت کیا ہے؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ[1]

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت اور اخلاق قرآن ہیں۔

مطلب یہ تھا کہ ایک قرآن تو یہ ہے جو ہمارے سامنے مصحف کی شکل میں ہے، اور قرآن کی اگر جیتی جاگتی تصویر دیکھنی ہو تو وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔

کامیاب پروگرام کا مطلب

میرے بھائیو! ان گزارشات پر seriousness (سنجیدگی) کے ساتھ غور کیجئے، ہماری زندگیاں یوں ہی گزر رہی ہیں، کوئی تبدیلی نہیں آرہی ہے، جلسوں اور بیانات کا ایک رواج ہوگیا ہے، جلسے ہوتے ہیں اور منتظمین و حاضرین سب خوشی محسوس کرتے ہیں کہ جلسہ بہت کامیاب رہا، اوران کے ذہنوں میں کامیابی کے دو مطلب ہوتے ہیں؛ بڑا مجمع اور مزہ، یعنی تلاوت، نعت اور تقریر سننے میں بہت مزہ آیا، منتظمین اور شرکاء دونوں کہتے ہیں کہ جلسہ بہت اچھا تھا۔ اس کا مطلب یہی سمجھا جاتا ہے کہ بہت مزہ آیا، یہ نہیں کہ آج بہت کام کی باتیں ہوئیں، ہماری اصلاح کی باتیں ہوئیں، بھائیو! یہ مجلسیں بہت بابرکت ہیں، مگر ہم نے ان مجلسوں سے اگر فائدہ نہ اُٹھایا تو یہی مجالس قیامت کے دن ہمارے خلاف حجت بن کر آئیں گی۔

دوسرے ملکوں سے بھی علماءِ کرام آتے ہیں، اہل اللہ بھی، حدیث، تفسیر اور فقہ میں مہارت رکھنے والے بھی، میرا خیال ہے کہ ہمارے انگلینڈ میں جتنے علماء اور مشائخ کا ورود ہوتا ہے دنیا کے کسی دوسرے ملک میں شاید ہی اتنا ہوتا ہوگا، ہمیں ان سے استفادے کا موقع

---

[1] مسند أحمد، ح(۲۴۶۰۱)

ملتا ہے، ہر شہر میں اتنی کثرت سے پروگرام ہوتے ہیں کہ اب یہ جذبہ بھی ختم ہوگیا کہ کسی دوسرے شہر میں جا کر ان سے فائدہ اُٹھائیں، جب حضرت مولانا مسیح اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا اسعد مدنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ تشریف لاتے تھے تو مجھے یاد ہے کہ وسائل کی کمی کے باوجود لوگ کرایہ دے کر ہمارے لیسٹر شہر سے دوسرے شہروں تک استفادے کی غرض سے جاتے تھے، تو علماء اور مشائخ ماشاء اللہ آتے ہیں، اسی طرح یہاں کے مقامی علماء بھی ماشاء اللہ خوب محنت کررہے ہیں، اگر ہم نے ان مواقع کی قدر نہیں کی تو ہم قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے دربار میں جواب دہ ہوں گے، اللہ تعالیٰ شانہٗ پوچھیں گے کہ میں نے تمہارے لئے دین سیکھنے کے مواقع میں کوئی کمی نہیں رکھی تھی، اس کے باوجود تم خالی ہاتھ آئے؟ کیا ہمارے پاس اس کا کوئی جواب ہوگا؟

اللہ تعالیٰ شانہٗ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائیں، جو بچّہ آج حفظِ قرآن کی تکمیل کررہا ہے، اللہ تعالیٰ اسے بھی خوب برکت عطا فرمائیں، اسے مرتے دم تک قرآن کو سینے میں محفوظ رکھنے کی توفیق عطا فرمائیں، اسے عالمِ باعمل بنائیں، دین کا اور قوم وملّت کا خادم بنائیں، اسے علمِ نبوّت کی خدمت کے لئے اور اُمّت کی قیادت کے لئے قبول فرمائیں، اسے اپنے ماں باپ کی، اساتذہ کی، مدرسے کے منتظمین کی، ان حضرات کی جنہوں نے اس کے پیچھے محنت کی ہے اور ہم سب کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائیں، ہمارے لئے صدقۂ جاریہ بنائیں اور ہم سب کو دنیا اور آخرت کی ہر خیر عطا فرمائیں اور دنیا اور آخرت کے ہر شر سے بچائیں۔ (آمین)

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ أَجْمَعِيْنَ

ماٴخذومراجع

شمار	کتاب	مصنّف/مرتّب	ناشر
١	صحيح مسلم	الإمام مسلم	دار التأصيل،مصر
٢	المستدرك للحاكم	الإمام الحاكم	دار التأصيل،مصر
٣	مسند أحمد	الإمام أحمد بن حنبل	مؤسسة الرسالة،بيروت
۴	سنن الدارقطني	الإمام علي بن عمر الدارقطني	مؤسسة الرسالة،بيروت